سوال

(399) معجل اور موجل کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک نکاح کے موقع پر اسی ہزار روپیہ حق مہر معجل اور تین لاکھ موجل طے ہوا، اس معجل اور موجل کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟ نکاح فارم پر بھی موجل اور غیر موجل لکھا ہوتا ہے، اس کے متعلق وضاحت مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ حق مہر جو موقع پر ادا کر دیا جائے اسے معجل یا غیر موجل کہتے ہیں اور جسے آیندہ کسی وقت ادا کرنا ہو اسے غیر معجل یا موجل کہا جاتا ہے، حق مہر کے متعلق ہمارا معاشرہ بہت افراط و تفریط کا شکار ہے، حالانکہ اس کے متعلق قرآن و حدیث کے واضح احکام موجود ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَءَاتُوا۟ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَـٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيٓـًٔا مَّرِيٓـًٔا [1]

''عورتوں کو ان کے حق مہر بخوشی ادا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے تمہارے لیے کچھ چھوڑ دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں حق مہر کی ادائیگی کے متعلق تاکید کی گئی ہے کہ ان کے حق مہر برضاء و رغبت پورے کے پورے ادا کر دیئے جائیں، ہاں اگر وہ از خود بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی سے پورا حق مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں تو وہ خاوند کے لیے حلال و طیب رزق ہے لیکن ان کا حق مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کرانے میں ہیرا پھیری سے ہرگز کام نہ لیا جائے، ہمارے رجحان کے مطابق نکاح فارم پر معجل اور موجل کی اصطلاح حق مہر پر شب خون مارنے کا ایک چور دروازہ ہے کیونکہ شادی پر دیگر اخراجات کی مد میں لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے مگر جب حق مہر کی باری آتی ہے تو شرعی حق مہر کا سہارا لے کر سوا بتیس روپے یا اس سے کم و بیش باندھا جاتا ہے یا تھوڑی سی رقم موقع پر ادا کر دی جاتی ہے اور جھوٹی عزت کو بحال رکھنے کے لیے لاکھوں حق مہر موجل کر دیا جاتا ہے، پھر مختلف حیلوں بہانوں سے اسے معاف کرا لیا جاتا ہے، حالانکہ شریعت میں اس قسم کی کوئی گنجائش نہیں ہے، حق مہر کو لڑکی پر دباؤ ڈال کر معاف کرانا غلط اور گناہ کی بات ہے۔ اگر وہ از خود کسی قسم کے دباؤ کے بغیر معاف کر دے تو اور بات ہے، یہ بات دیکھنے کے لیے کہ وہ خوشی سے معاف کر رہی ہے، یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ طے شدہ حق مہر اس کے حوالے کر دیا جائے پھر وہ اگر اپنی خوشی سے واپس کر دے تو اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے، بہر حال حق مہر بیوی کا خاوند کے ذمے ایک فرض ہے جسے بہر صورت ادا کرنا چاہیے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ [2]

''جن عورتوں سے تم (شرعی نکاح کے بعد) فائدہ اٹھاؤانہیں ان کا حق مہرادا کرو۔''

شادی کے موقع پرجہاں دیگراخراجات پورے کیے جاتے ہیں وہاں حیثیت کے مطابق حق مہر باندھ کراسے فوراًادا کر دیا جائے، معجل اور غیر موجل کی اصطلاح سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کی جائے اورنہ ہی بیوی پر دباؤڈال کراسے معاف کرایا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]النساء/۴: ۴۔

[2]النساء/۴: ۲۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:343

محدث فتویٰ